ضبط میں رکھا گیا۔ سیوطی نے اتقان میں عبد اللہ ابن عمرؓ کی ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ صحابہ کے عہد میں آیت کی علامت (.:) نقطے قرار پائے تھے، یہ آیت کے شروع میں لگائے جاتے تھے۔

بہرصورت نقطہ جات کا عمل یہ ہے نہ کہ وہ۔ امید کہ سید صحبت شاہ صاحب کی تشفی کیلئے اتنا کچھ کافی ہوگا۔ باقی نقطہ جات قرآنیہ کا عنوان اگرچہ بجائے خود ایک مضمون کا موضوع بن سکتا ہے لیکن نہ تو مجھے اتنی فرصت ہے اور نہ ہی اس میں چنداں اہمیت ہے۔ آخر میں عرض ہے کہ مضمون میں حروف کا شمار بجائے ۳۲۳۶۷۱ کے ۲۲۲۶۷۱ چھپ گیا ہے آپ ضروری جانیں تو تصحیح کروالیں ورنہ کوئی ضرورت نہیں، میری یہ یاد دہانی تصحیح کیلئے کافی ہے۔ والسلام

(ناچیز لطافت الرحمٰن جامعہ اسلامیہ بہاولپور)

وحدت امت کیلئے خطرہ | پاکستان بننے کے بعد عموماً اور ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۹ء تک کا عرصہ خصوصاً قادیانیوں کو پر پرزے نکالنے میں خطرناک حد تک ممد و معاون ثابت ہوا ہے۔ جہاں تک علمی سطح کا تعلق ہے اس کی تردید ہر طرف سے ہو رہی ہے، حضرات علماء ان کی خانہ برانداز یوں سے غافل نہیں اور ہر ممکن طریقہ سے اس کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ تقریری میدان میں بھی علماء کرام کا خاص موضوع یہی ہے اور عوام کو مرزائیت (قادیانیت) کے مستقل اور پائیدار خطرات سے خبردار کر رہے ہیں، لیکن جہاں تک تحریری تردید کا تعلق ہے سراسر ناپید ہے اور اسی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی اور اس طرف سے بہت تغافل روا رکھا جا رہا ہے، یہ بات تو آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ (جس کا اسلامی معتقدات کے ساتھ لگاؤ اور تعلق صفر ہے) اس فرقہ کافرہ کو مسلمانوں اور اسلام کا گروہ سمجھتا ہے۔ حالانکہ بقول اقبال مرحوم ہر ایسا گروہ (امت جس کی وحدت اسلامی عقیدہ ختم نبوۃ (علی صاحبہا الف صلوٰۃ وتحیہ) پر استوار نہ ہو مسلمانوں اور اسلام کے وحدت (اتحاد) کیلئے شدید خطرہ ہے اور اس اتحاد کو پارہ پارہ کر کے رہتی ہے اور مسلمان ایسے خطرات کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔

خدانخواستہ اگر آج اس اہم مسئلہ کی طرف "دینی وسیاسی طور" پر کوئی توجہ نہ دی گئی تو روز قیامت داور حشر کی عدالت میں آقائے دوجہاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سامنے ہمیں شرمسار ہونا پڑے گا ___ اور آئندہ پاکستان میں اسلام کی وحدت کیلئے خطرناک حد تک مضر ثابت ہونگے۔